جلد ۳۴	۱۶ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش	۱۹ شوال ۱۳۶۵ھ	۱۶ ستمبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سردرد کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

ریزرو بنک آف انڈیا لاہور کے چند عہدہ داران مسٹر ماتھر اکاؤنٹنٹ ماسٹر ناگیا سپرنٹنڈنٹ مسٹر جلنی سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر کول ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کل شام لاہور سے یہاں آئے۔ آج صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس کے بعد دفاتر اور دوسرے اہم مقامات کی سیر کی ؛

پنجاب کے مختلف شہروں میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا

ایک عجیب وغریب پہلو

ہندوستان کے موجودہ سیاسی حالات نے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی جو فضا پیدا کردی ہے۔ اس کے بد اثرات سے بچنے اور امن وامان قائم رکھنے کے لئے پنجاب کے مختلف شہروں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔ قیام امن کے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اگر حکومت اس قسم کا اقدام ضروری سمجھتی ہے۔ تو اسکے اس کا حق ہے اور ہر شہری کا فرض ہے۔ کہ وہ ان پابندیوں کا احترام کرے۔ جو شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کی غرض سے ان پر عائد کی گئی ہیں۔ پس جہاں تک دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا تعلق ہے۔ اس کی حکمت اور غرض وغائت سمجھ آسکتی ہے۔ اور ہر شخص اس کی ضرورت کو سمجھ سکتا ہے۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ کے ارباب حل وعقد کے نفاذ دفعہ ۱۴۴ کے سلسلہ میں ایک بات ایسی ہے۔ جو عقل وفہم سے بالا ہے۔ اور جس کی حکمت سمجھ میں نہیں آتی۔

اس دفعہ کے ماتحت شہریوں کو ہتھیار مثلاً تلوار کرپان اور لاٹھی وغیرہ لے کر عام گزرگاہوں پر چلنے کی ممانعت کردی جاتی ہے۔ لیکن سکھوں کے لئے استثنےٰ رکھا جاتا ہے۔ وہ Sheathed Sword یعنی میان میں بند تلوار کو ہاتھ میں لے کر جہاں چاہیں بلا روک ٹوک جاسکتے ہیں ان سے کوئی تعرض کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہتھیاروں کی عام نمائش اور ہاتھ میں لے کر چلنے کی ممانعت کرنے سے حکومت کی غرض کیا ہے۔ ہر شخص تسلیم کریگا۔ کہ اس کا مقصد یہی ہوسکتا ہے۔ کہ لوگ اسلحہ سے حملہ کرکے ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اور اگر کسی جگہ مختلف افراد یا پارٹیوں میں تصادم کی نوبت بھی آجائے۔ تو ہتھیاروں کی عدم موجودگی زیادہ سے زیادہ نقصان کا موجب نہ ہوسکے۔ اور متحارب عناصر ایک دوسرے کو کم سے کم نقصان پہونچانے کے قابل ہوں۔ اور سکھوں کو ان پابندیوں سے مستثنےٰ قرار دینا۔ اس تمام غرض کو باطل کردیتا ہے۔ جو اس تمام کارروائی سے مقصود ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر مسلمان اور ہندو ایک دوسرے سے یا ان دونوں میں کسی قوم کے افراد باہم نبرد آزما ہوں۔ تو دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ بہت حد تک نقصان کی شدت کو کم کرنے میں ممد ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی کی نوبت آجائے۔ یا سکھوں اور ہندوؤں میں کسی جگہ ٹھن جائے تو نتیجہ کیا ہوگا۔

ظاہر ہے کہ اس لڑائی میں وہ ہندو یا مسلمان جو سکھوں سے لڑنے کی جرأت کرینگے۔ گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے جائیں گے کیونکہ انصاف پسندی اور صوبہ کی تمام اقوام سے مساوی سلوک کرنے کی مدعی حکومت نے سکھوں کو تو ہر طرح سے مسلح رہنے کی کھلی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن دوسری قوموں کو ان کے رحم پر چھوڑ دیا ہے جو بالکل نامناسب بات ہے۔ اس استثنا کے جواز میں بے شک یہ دلیل دی جاتی ہے۔ کہ سکھوں کو مذہبی طور پر کرپان رکھنے کا حکم ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے بھی تو قرآن کریم نے خذوا حذرکم کے ارشاد خداوندی پر عمل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ پھر کس قدر ظلم اور ناانصافی ہے۔ کہ سکھوں کو اجازت ہے۔ کہ اپنے مذہب پر عمل کریں۔ لیکن مسلمانوں کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی ؛

پس اگر حکومت پنجاب قیام امن کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ضروری سمجھتی ہے تو کم سے کم اسکے اطلاق میں تو کوئی امتیاز روا نہ رکھا جانا چاہیئے۔ یعنی اس کے ماتحت جو احکام بھی جاری کئے جائیں۔ اور جو پابندیاں بھی عائد ہوں۔ وہ سب کے لئے یکساں اور مساوی ہوں۔ یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ ایک قوم کی قوم کو تو کھلی اجازت ہو۔ کہ تلوار تک سے مسلح ہوکر دندناتی پھرے۔ اور دوسروں کو چھڑی ہاتھ میں لے کر بھی گھر سے نکلنے کی اجازت نہ ہو۔ یہ اتنی واضح سکھ نوازی ہے۔ کہ جمہوریت کے اس زمانہ میں ایسے جنبہ دارانہ احکامات کسی حکومت کے لئے باعث فخر نہیں ہوسکتے۔ بلکہ نہائت شرمناک ہیں حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ رعایا کے تمام طبقات اور تمام اقوام سے یکساں سلوک کرے بالخصوص وقتی طور پر جو پابندیاں عائد کرنا ضروری ہوں۔ ان سے ایک قوم کو باہر رکھنا ایک نہائت ہی نامناسب فعل ہے۔ اور حکومت پنجاب جس قدر جلد اس امتیاز کو دُور کرے گی۔ اتنا ہی اس کے لئے بہتر ہوگا۔

مسلم لیگ جو اس وقت مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے کوشاں ہے اسے بھی چاہیئے کہ اس معاملہ کو ہاتھ میں لے اور مسلمانوں کے ساتھ اس صریح ناانصافی کے ازالہ کے لئے مؤثر کارروائی کرے ؛

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۳ ستمبر۔ آج حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشادات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ہماری شریعت میں ہر مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر احکام دیئے گئے ہیں۔ اس لئے اس شریعت پر عمل کرنا نہایت سہل بھی ہے اور مشکل بھی۔ سہل اس لئے کہ تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر احکام دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتا ہے۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اشارہ سے ہی پڑھ سکتا ہے۔ اور مشکل اس وجہ سے ہے۔ کہ عقل کے استعمال کا موقعہ دیا گیا ہے۔ اور ذمہ واری اسی پر ڈالی گئی ہے۔ لہٰذا موقع اور حالات کے موافق کام کرنے کے لئے ہر وقت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ مثلاً بیمار شخص کو یہ اجازت ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھے لیکن بیماری کی تعیین نہیں کی گئی بلکہ ہر شخص کو فیصلہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اب اگر وہ غلط فیصلہ کرے گا۔ تو مورد عذاب ٹھہرے گا۔ اور اپنی عقل کے غلط فیصلہ سے گنہگار بن جائے گا۔ کسی اور شریعت نے عقل کو مذہب میں اس قدر دخیل نہیں بنایا۔ جتنا اسلام نے۔ اسلام نے دائمی شریعت رکھ کر دائمی عقل بھی ساتھ رکھ دی ہے۔

الغرض اسلام نے تمام ذمہ واری انسانوں پر ڈال کر بہت ہوشیار اور چوکس رکھنے کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ اور مومنوں کو بہت ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور فرمایا خذوا حذرکم کہ کبھی مومن کو غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت دشمن کے حملوں سے چوکس رہنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے غلط افواہیں پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ غلط افواہوں سے بعض دفعہ نہایت سخت نقصان پہنچ جاتا ہے۔

بعض دفعہ دشمن غلط افواہوں سے چڑھ کر حملہ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ یا بعض لوگ بوجہ کمزور دل ہوتے ہیں۔ سخت مرعوب ہو جاتے ہیں۔ افواہ کا پھیلانا بے شک گناہ ہے۔ مگر صحیح بات کا نہ پہنچانا بھی گناہ ہے۔ اور اس سے بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قدر بستیں دشمنوں کے خلاف لڑی ہیں۔ مگر آپ اس قدر چوکس رہتے ہے کہ کبھی بھی دشمن کو مسلمانوں کی حرکات کا پتہ نہ لگا۔ اور کوئی بھی ایسی جنگ نہیں جس میں کفار کے حالات کا صحیح صحیح علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قبل از وقت نہ ہو گیا ہو۔ یہ اسی بات کا نتیجہ تھا۔ کہ صحابہ بہت احتیاط سے کام لیتے۔ اور دشمن کی ہر حرکت کی اطلاع فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچاتے۔ پس جماعت کے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ افواہوں کی تحقیق کر کے تردید کریں۔ اور صحیح حالات مرکز میں پہنچائیں۔ اور موجودہ حالات کی نزاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت ہوشیار رہیں۔

ایک اور چیز جو ہمارے لئے نہایت خطرناک ہے۔ مگر متعدد بار کی یاد دہانی کے باوجود جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ یہ ہے کہ بڑے بڑے گھر نہ بنائے جائیں۔ وہ قومیں جو ہر وقت خطرات میں گھری رہتی ہیں۔ ان کو اس قسم کے سازو سامان زیب نہیں دیتے۔ ہمیں پاس پاس اور چھوٹے چھوٹے گھر بنانے چاہئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا۔ واجعلوا بیوتکم قبلۃ کہ تم اپنے مکانات پاس پاس اور چھوٹے چھوٹے بناؤ۔ صحابہؓ کے مکان بھی اسی حکم کے ماتحت ہوتے تھے۔ اور محفوظ ہوتے تھے۔ اس وقت قادیان کے محلوں میں اس قدر کھلے میدان پڑے ہیں۔ کہ قادیان کسی طرح محفوظ نہیں رہ سکتا۔ بڑی آسانی سے چور اور شریر لوگ اپنے برے ارادے پورے کر سکتے ہیں۔ اس وقت پولیس اگر شہر کی حفاظت اور نگرانی کرنا بھی چاہے۔ تو نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہم نے چوروں کے بھاگنے کے لئے بہت سے راستے بنا رکھے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بالعموم قادیان میں چور پکڑے نہیں جاتے۔ پس آپ لوگوں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے زمینیں لے رکھی ہیں۔ اور مکانات تعمیر نہیں کئے۔ وہ جلد بنائیں۔ ورنہ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ایسے لوگوں کی خاطر ہم اپنے آپ کو ہر وقت خطرہ میں ڈالے رکھیں۔ ایسے لوگوں کو ایک سال کا نوٹس دینا چاہیئے کہ وہ ایک سال کے اندر اندر اپنے مکانات بنائیں۔ ورنہ ان کی زمینیں انجمن بیچ کر انہیں روپے دیدیگی۔

ایک اور بات جس کی طرف میں خطبہ میں توجہ دلانا چاہتا تھا۔ یہ ہے کہ اکتوبر کے مہینہ میں ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا جائے۔ تا اللہ تعالیٰ موجودہ خطرات سے جماعت کو محفوظ رکھے۔ ان میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ اپنی مخلوق کو تباہی سے بچائے۔ اور ایسے حالات پیدا کر دے۔ کہ وہ اس عذاب کو جوان کی رہنمائی کے لئے نازل ہوتی ہے۔ پہچان سکیں۔ اور آج اگر یہ لوگ جن میں سے بعض اس وقت سلسلہ کے اشد ترین دشمن اور سخت متعصب بھی ہیں۔ سارے تباہ ہو جائیں۔ تو ایمان کون لائیگا۔ انہی لوگوں میں سے بہت سے نیک دل ایسے ہیں۔ جو ضرور احمدیت کو قبول کر کے رہیں گے۔ صرف کسر ہماری طرف سے ہے۔ کہ ہم صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کا پیغام کو ان تک نہیں پہنچا رہے۔ ہمیں مار اور گالیوں سے نہیں گھبرانا چاہیئے۔ یہ تو ایک شیرینی ہے۔ جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ (منیر احمد ونیس اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اردو شارٹ ہینڈ جاننے والوں کی ضرورت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات قلمبند کرنے کے لئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اردو شارٹ ہینڈ جانتے ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۵۵-۳-۸۵ ہوگا۔ گرانی کا الاؤنس اس سے علاوہ ہوگا۔ خواہشمند احباب نظارت دعوۃ و تبلیغ میں اپنی درخواستیں ارسال کر دیں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

صدر انجمن احمدیہ کے لئے کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں دو درجن کے قریب مستقل اسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے گریجوایٹ اور میٹرک پاس احمدی کلرکوں کی ضرورت ہے۔ شعبہ انتظامیہ میں گریڈوں کی تفصیل صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۸۵ مورخہ ۸/۵/۴۶ میں درج ہے۔ جس کو امیدوار دفتر نظارت علیا میں دیکھ سکتے ہیں۔ (۱) گریجوایٹ کو گریڈ دوم ۵۰-۲½-۶۵ براہ راست دیا جائیگا۔ اور گریڈ دوم ختم کرنے کے دو سال بعد گریڈ اول ۶۵-۳-۸۰ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد حسب قواعد سپرنٹنڈنٹ معاون ناظر و نائب ناظر کے گریڈ حاصل کر سکیں گے۔ بشرطیکہ وہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ قحط الاؤنس مبلغ ۱۴/- ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔ (۲) میٹرک پاس امیدوار کو گریڈ سوم ۳۰-۲-۵۰ دیا جائیگا۔ گریڈ سوم ختم کرنے کے بعد حسب قواعد گریڈ دوم ۵۰-۲½-۶۵ اور گریڈ اول ۶۵-۳-۸۰ میں ترقی پائینگے۔ بشرطیکہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ قحط الاؤنس ۱۴/- روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔ (۳) تمام امیدواران کا ایک امتحان تحقیقاتی کمیشن لیگا۔ جس کی تاریخ کا اعلان بذریعہ الفضل بعد میں کیا جائیگا۔ صرف پاس شدہ امیدواران کو کارکن رکھا جائیگا۔ جن کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے (۴) ہر منظور شدہ امیدوار کے لئے پروبیشن کا زمانہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد اگر قابل ثابت ہو۔ تو مستقل کیا جاویگا۔ (۵) قاعدہ ۳۳۹ کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے جملہ مستقل کارکنان کو ریٹائر ہونے پر پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کا حق ہوگا۔ امیدواران اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف مندرجہ ذیل مورخہ ۳۰/۹/۴۶ تک ناظر اعلیٰ قادیان کو بھیجدیں۔ (۱) نام معہ ولدیت درخواست کنندہ (۲) امتحان جو پاس کئے معہ نقول اسناد۔ (۳) تاریخ پیدائش (۴) تاریخ بیعت (۵) خاندانی حالات۔ شرائط۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال۔ (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق چال چلن اور خدمات سلسلہ کے متعلق۔ جن دوستوں کو قادیان میں رہ کر خدمت دین کا شوق ہو۔ اور خاص کر وہ احمدی کلرک جو فوجی ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں۔ یا فارغ ہونے والے ہوں۔ کو چاہیئے کہ وہ فارغ ہوتے ہی کام پر لگ جائیں۔ خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ صدر انجمن کو مستعد اور قابل کلرکوں کی اس وقت فوری ضرورت ہے۔ احباب کو جلدی اپنی درخواستیں ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔ خاکسار عبدالرحیم مقامی کمشن صدر انجمن احمدیہ۔

رفتار زمانہ

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لنڈن

فلسطین اور امریکہ

فلسطین کا مسئلہ دنیا کے سیاستدانوں کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔ اور اس کے حل کی مختلف تجویزیں کی گئیں۔ لیکن متعلقہ عناصر کسی "حل" سے بھی مطمئن نہ ہو سکے۔ یہود تشدد پر اتر آئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ عرب بیچارے منظم اور مالدار یہود کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ امریکہ کی ہمدردی یہودیوں کے ساتھ ہے۔ برطانیہ بھی بہت حد تک یہود کے مطالبات کو پورا کرنا چاہتا ہے یروشلم میں کنگ ڈیوڈ ہوٹل کے اس حصہ کو جس میں برطانوی سفارت خانہ تھا یہودیوں نے بم سے اڑا دیا۔ اس کے نتیجہ میں طبعی طور پر برطانیہ کی ہمدردی یہودیوں کے لئے کسی قدر کم ہو گئی۔ لنڈن کے ایک اخبار نے اس موقعہ پر ایک دلچسپ کارٹون کے ذریعہ اس حقیقت کو واضح کیا۔ کارٹون میں ایک جنازہ دکھایا گیا تھا۔ جس پر درج تھا۔ "تحریک صیہونیت" اور نیچے لکھا تھا کہ اس حادثہ میں جس چیز کی وفات ہوئی ہے۔ وہ تحریک صیہونیت سے عالمگیر ہمدردی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ایک ایسا ملک ہے۔ جو یہودیوں کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ اور ہر موقعہ پر یہود کے فلسطین میں آباد کئے جانے کی پرزور تائید کرتا ہے۔ شاید امریکہ کی حکومت کو ان ووٹوں کا فکر ہے جو اسے امریکہ کے یہود سے حاصل ہوتے ہیں۔ خود اس کی اپنی یہ حالت ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی اس نے اپنے ملک میں داخلہ پر تنگ آمیز پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ اس قسم کی تنگ ظرفی کی مثال اور کہیں نہیں ملے گی۔

چند ہزار ہندوستانی جو سالہا سال سے امریکہ میں آباد ہیں۔ ابھی تک انہیں وہ شہری حقوق حاصل نہیں۔ جو دوسرے ممالک میں ایک عرصہ تک رہنے والوں کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کی یہ خود غرضانہ ذہنیت اور پھر اس کا یہ زور دینا کہ یہودیوں کو ضرور فلسطین میں آباد کیا جائے ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہا گیا ہے۔ کہ امریکہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کرنے کے سلسلہ میں جملہ اخراجات مہیا کرے گا یقیناً ایک ایسے ملک کو جو دوسروں کے داخلہ پر بلاوجہ پابندیاں عائد کرتا ہے یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ وہ ایک غیر ملک میں ایک غیر عنصر کی حمایت میں جس کا داخلہ کئی وجوہ سے اس ملک کے باشندوں کے نزدیک قابل اعتراض ہے اس قدر زور دے اور ملاحظہ فرمائیے فلسطین اتنا چھوٹا ملک ہے کہ صرف لنڈن کی آبادی کو منتشر کر دینے سے چھ فلسطین آباد کئے جا سکتے ہیں۔ صرف دس ہزار مربع میل کا علاقہ جس میں سترہ لاکھ اڑتالیس ہزار کی آبادی ہے۔ اس کے بالمقابل امریکہ کا رقبہ ۳۰۲۶۷۸۹ مربع میل اور آبادی فلسطین کے (یعنی فلسطین سے تین سو گنا سے زیادہ وسیع) رقبہ کی نسبت سے نصف سے بھی کم ہے۔ کیا ایک لاکھ یہودی ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نہایت آسانی کے ساتھ آباد نہیں کئے جا سکتے۔

سٹرائک سے بیزاری

ہڑتالیں موجودہ تہذیب کی سب سے بڑی تمدنی اور اقتصادی لعنت ہیں۔ ان کی برائی اور نقصان کا صحیح احساس تب ہوتا ہے جب آئے دن چاروں طرف سے ہڑتالوں کی دھمکیاں اور بعض اوقات فی الواقعہ ہڑتال اکثر روزمرہ کی زندگی کو حد درجہ مشکل بنا دیتی ہے۔ گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں لنڈن کی آبادی کو مختلف ہڑتالوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ چنانچہ گیس عام خوراک۔ گوشت دودھ۔ ٹریموں کوئلہ اور ڈاکخانہ کے کارکنان کی طرف سے ہڑتال یا ہڑتال کی خطرناک دھمکیاں ظہور میں آئیں اور لاکھوں افراد کو مصیبت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا بعض مواقع پر سینکڑوں ٹن قیمتی خوراک جس کے حصول کے لئے اس ملک کے باشندے دن رات کوشاں ہیں۔ بعض چند کارکنان کی ضد کے باعث ہڑتال کی بھینٹ چڑھ گئی۔ ہڑتال کے لئے ایسے معمولی عذرات تراشے جاتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کی عقل پر ہنسی آتی ہے۔ اس دنیا میں برائی جب تک اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر نہ ہو۔ اس کی موجودگی کا احساس نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہڑتالیں ہو رہی ہوں۔ تب ان لوگوں کو ہوش آتا ہے۔ اور پھر اخبارات بھی اس کے قبح کو آشکارا کرتے ہیں۔ ایک آنے والی سٹرائک کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے۔ "اس کے نتیجہ میں پچاس لاکھ افراد اس تنگی کی حالت میں گذریں گے جو جنگ کے زمانہ کی تنگی تھی۔ لیکن نہیں جنگ کے دنوں میں بھی دشمن کا کوئی ایک حملہ اتنے وسیع علاقہ آبادی پر اس قدر قلیل وقت میں اثر انداز نہ ہوتا تھا۔ ۔ ۔ ۔ حکومت اور یونین بھی اس طرح زیر الزام ہے جس طرح کہ سٹرائک کرنے والے۔ یہ ذمہ وار لیڈر کب تک چند غیر ذمہ وار اشخاص کی تکمیل کے اشارہ پر چلیں گے۔ کتنے مزید مواقع پر قوم ظالم اور غیر منظم اقلیت کی حرص کے باعث تکلیف اٹھائے گی۔ ۔ ۔ ۔ ان لوگوں کا کیا حق ہے کہ پبلک کو خواہ مخواہ مصیبت میں مبتلا کر دیں۔ ۔ ۔ یہ سوال ہے جو بار بار پوچھا جائے گا۔ اگر یہ غیر سرکاری سٹرائکیں جاری رہیں۔ ۲۱ اگست کو غیر سرکاری سٹرائک کے بارہ میں تھا۔ اور غیر سرکاری سٹرائک وہ ہوتی ہے جو مزدور اپنی یونین کے فیصلہ کے بغیر شروع کر دیں۔ چار روز کے بعد اسی اخبار نے لکھا "غیر سرکاری سٹرائک بدامنی کی بدترین شکل ہے۔ یہ معروف دستور کی خلاف ورزی ہے۔ ۔ ۔ ۔ یہ ان مزدوروں کے لئے بھی سخت خطرناک ہے۔ جو اس میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنی طاقت کو زائل کرتے اور پبلک کے مطاعن کا ہدف بنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم خلیفہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہونچکر باستماع خبر دردناک واقعہ لخت جگر اس عزیز دل کو صدمہ پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاید دانتوں کی بیماریوں کے سلسلہ میں یہ واقعہ پیش آیا انا للہ وانا الیہ راجعون خدا تعالےٰ اس کی والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ فرزندوں کی موت انسان کے دل پر طبعاً بہت دردناک اثر کرتی ہے اور یہ مصیبت اگر صبر کے ساتھ برداشت کی جائے۔ تو وعدہ الٰہی ہے کہ صاحب عمر اولاد عطا کی جاتی ہے۔ اس طرف بچوں کی بیماری ہی ایک وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ایک سخت تپ چڑھتا ہے ساتھ ہی اسے قے اور دست آنے لگتے ہیں۔ علامت کو شروع ہو کر آٹھ بجے تک بچہ مرجاتا ہے۔ مبارک کو بھی یہ بیماری ہو گئی تھی۔ دن میں آٹھ دفعہ سخت غشی اور تشنج ہوا۔ آٹھویں دفعہ میں دعا میں تھا کہ خبر دی گئی۔ کہ لڑکا فوت ہو گیا جب میں نے آکر دیکھا تو تنفس اور نبض کچھ باقی نہ تھا۔ اور برف کی طرح ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ بہت حیلہ کیا گیا مگر فائدہ نہ ہوا۔ جب سمجھے گئے کہ حقیقت میں مر گیا۔ اور سب حاضرین نے انا للہ کہدیا۔ تو ایک دفعہ کچھ حرکت محسوس ہوئی۔ پانی گرم میں دیر تک رکھا گیا۔ اور بعد مدت دراز کے بعد زندگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ آخر دوسری رات کو گیارہ بجے کے قریب دوبارہ زندگی خدا تعالےٰ نے عطا کی۔ اس طرح خدا تعالےٰ آپ کے لئے وہ دن جلد لاوے کہ خدا تعالےٰ عمر والا بدل عطا کرے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار: مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۸ اگست ۱۹۰۱ء روز یکشنبہ

تنگ آکر اس اخبار نے ایک اور موقعہ پر لکھا۔ "وقت آگیا ہے۔ کہ پبلک (جسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے) کو بھی اس معاملہ میں کچھ کہنے کا موقعہ دیا جائے۔ ایک کثیر طبقہ کی رائے یہ ہے۔ کہ اگر سٹرائیک کے پستول کا رخ پبلک سے موڑ کر دوسری طرف نہیں کیا جاتا۔ تو اس ہتھیار کو ان لوگوں سے چھین لینا اور اس کا رکھنا خلاف قانون قرار دے دینا چاہیئے۔ یہ اس حکومت کا فرض ہے۔ جو عوام کی حکومت عوام کی قائم کی ہوئی اور عوام کے فائدہ کے لئے حکومت ہے۔ کہ وہ دیکھے کہ عوام کو اس طریق سے مصیبت میں نہیں ڈالا جاتا۔ سوسائٹی کے جس طبقہ پر عوام کی روزمرہ زندگی کا انحصار ہے۔ اگر وہ طبقہ مسلسل طور پر ان کی زندگی کو خطرہ میں ڈالنے کی دھمکیاں دیتا چلا جائے۔ تو اس کا ایک ہی انجام ہے۔ انارکی۔" آخر میں لکھا ہے:۔

"حکومت کا یہ اولین فرض ہے۔ اگر اس نے حکومت کرنی ہے۔ کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے نیا انتظام کرے۔ .... عوام کی حفاظت سب سے بڑا قانون ہونا چاہیئے" (۱۳ اگست)

کس قدر کھلے الفاظ میں سٹرائیک کے طریق سے بیزاری کا اعلان ہے۔ اسلام نے اس بارہ میں بھی دنیا کی راہبری فرمائی اور مالک و مزدور کے حقوق کو قائم کیا۔ پیدا ہونے والے جھگڑوں کو پرامن طریق سے سلجھانے کا گر بتایا۔ اور سٹرائیک کو ناجائز قرار دیا۔ کیا وقت نہیں آیا کہ موجودہ "متمدن" دنیا اسلام کے اس اصول پر عمل کرکے سٹرائیک کو خلاف قانون قرار دے؟۔

نیورمبرگ کا تاریخی مقدمہ

دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑا اور سب سے لمبا مقدمہ وہ ہے۔ جس کی کارروائی حال ہی میں دس ماہ کے طویل عرصہ کے بعد نیورمبرگ کی بین الاقوامی عدالت میں ختم ہوئی ہے۔ اس مقدمہ میں نازی جرمنی کے سابقہ لیڈران ملزمین کی حیثیت سے پیش تھے۔ ۲۱۷ روز عدالت کے اجلاس ہوئے۔ اور اس دوران میں ۴۰۳ بار عدالت کے کھلے سیشن منعقد ہوئے۔ کل وقت دو ہزار چار سو گھنٹے صرف ہوا۔ چار مختلف زبانوں میں جو الفاظ دوران مقدمہ میں بولے گئے ان کی تعداد اڑھائی کروڑ ہے۔ ان میں سے ایک کروڑ الفاظ بذریعہ تار دنیا کے مختلف حصوں میں اخبارات کے نمائندوں کی طرف سے ارسال کئے گئے۔ شہادات کا مضمون بیس ہزار صفحات پر لکھا گیا ہے۔ اور ان کاغذات کا ڈھیر تیس فٹ اونچا ہے۔ ۳۰ لاکھ دستاویزات جن کا وزن تیس ٹن ہے۔ انہیں پراسیکوشن کی لائبریری میں فائل کیا گیا ہے۔ عدالت کی کارروائی کا صوتی ریکارڈ کرنے کے لئے چار ہزار قرص استعمال کی گئی ہیں۔ جن کے دونوں طرف آواز کو بند کیا گیا ہے۔ اسی طرح شہادت کے طور پر اسی ہزار فٹ لمبی فلم بھی استعمال کی گئی ہے۔ مقدمہ میں کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۲۸۰۰ تھی اور شائقین کی تعداد پچیس ہزار۔ اب عدالت برخاست ہو چکی ہے۔ اور مقدمہ کا فیصلہ ۲۳ ستمبر کو سنایا جائے گا۔ نازیوں سے کیا سلوک کیا جائے گا؟ اس کے متعلق یہاں کے اخبارات میں دلچسپ بحث شروع ہے۔ سینٹ پال کے گرجا کے سابق ڈین ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ انگ نے اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" میں ایک مضمون کے دوران میں لکھا:۔ "مجھے امید ہے۔ کہ مجھے کوئی شخص نازیوں کی طرفداری کرنے یا فاشسٹ ہونے کا الزام نہیں دیگا۔ اگر میں یہ تجویز کروں۔ کہ ٹریبونل کو چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کے جرائم کی ایک صحیح اور مصدقہ فہرست شائع کردے۔ اور اس کے بعد انہیں چھوڑ دے۔ اس طرح ان کو [illegible] پیشانیوں پر قابیل (قاتل) ہوگا ان کے ساتھ عمومی رنگ میں رحم سے پیش آنا میرے نزدیک اچھی پالیسی ہوگی۔ ورنہ جرمن کبھی بھی یہ یقین نہیں کریں گے۔ کہ مقدمہ کی کارروائی غیر جانبدارانہ طور پر کی گئی ہے۔ (اگر ان کو سزائے موت دی گئی تو) جرمن لوگ ان میں سے بعض کو "شہید" قرار دیں گے۔ جو بصورت دیگر اگر انہیں زندہ رہنے دیا جائے۔ تو وہ کبھی بھی ہیرو قرار نہ پائیں گے۔ کیونکہ وہ ملک کی تباہی اور بدنامی کا باعث بنے ہیں۔ جب قومی ابال آتا ہے۔ تو زبد (جھاگ) ہمیشہ اوپر کو اٹھتی ہے۔ ...... ایسی سزائے موت شاذ کے طور پر ہی مفید ہوتی ہے" (۲۷ ستمبر)

یہ آواز جو ڈاکٹر انگ نے اٹھائی۔ یہ برطانیہ کی آواز نہیں ہے۔ بلکہ غالب اکثریت اس ملک کی اس کے خلاف ہے۔ تاہم ہمیں خوشی ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو وقتی جوش میں آکر دیر بعد پیش آنے والے خطرناک عواقب سے غافل نہیں ہو جاتے۔ اس مضمون کے شائع ہونے پر خود اس اخبار نے اس سے ناموافقت کا اظہار کیا۔ بعد میں بہت سے لوگوں نے اخبار کو خطوط لکھے۔ جن میں سے دو تہائی اس تجویز کے خلاف تھے۔ ۷ ستمبر کے ڈیلی ایکسپریس میں اس کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور اس تاریخ کے "ایوننگ سٹینڈرڈ" میں قانونی نقطہ نگاہ سے ایک مضمون میں اس تجویز کو غیر معقول قرار دیا گیا ہے۔ دنیا اس تاریخی مقدمہ کے فیصلے کی منتظر ہے۔

ہمارے نزدیک اس بارہ میں اقوام عالم کو کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ جو ایک تیسری جنگ کا بیج بو دے۔

قرآنی صداقت

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا....." (آل عمران آخری آیت)

یعنی اے مومنو! خود صبر سے کام لو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو۔ اور مرابطہ کا خیال رکھو۔

مرابطہ سے مراد یہ ہے۔ کہ ان سرحدوں پر جو غیر اقوام کے ممالک کے ساتھ ملحق ہیں خود حفاظتی کے لئے افواج متعین کرنا۔ کہ اصل جنگ کو روکنے کے لئے بہت مفید ہے دشمن حملہ نہیں کر سکتا ہے۔

جب وہ مدمقابل کو کمزور پاتا ہے۔ اور خود اسے یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی بڑھی ہوئی طاقت کے ذریعہ اپنے حریف کو شکست دے سکیگا۔ لیکن اگر طرفین مسلح ہوں۔ تو لڑائی کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک قرآنی صداقت ہے۔ جس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ لیکن اب دنیا کو اس صداقت کا بھی اقرار کرنا پڑا ہے۔ پہلے لیگ آف نیشنز کے پاس کوئی فوجی طاقت نہیں تھی۔ اب یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن کو فوجی طاقت سے مسلح کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں فیلڈ مارشل لارڈ منٹگمری نے برطانوی فوج میں بہت سی اصلاحات کرنے کا اعلان کیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "ڈیلی میل" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا:۔

"کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک اور جنگ ناگزیر ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ لارڈ منٹگمری اس امر کا مصمم ارادہ کئے بیٹھے ہیں۔ کہ برطانیہ ہر وقت بہترین فوج کے ساتھ تیار و مسلح رہے گا۔" پھر لکھا:۔

"یہ محض تیاری ہی امن کی بہترین ضمانت ہے۔ اگر ۱۹۱۴ء میں برطانیہ اچھی طرح مسلح اور تیار ہوتا۔ تو جنگ ہی نہ ہوتی۔ اگر برطانیہ ۱۹۳۹ء میں طاقتور ہوتا۔ تب بھی جنگ نہ ہوتی۔" (۷ اگست) کاش دنیا کو نظر آجائے کہ یہ سب کچھ اور بہت کچھ جس کی اسے ضرورت ہے۔ کامل خزانہ قرآن کریم میں پہلے سے موجود ہے۔

امریکہ کا مشہور ایڈیٹر اور اخبار نویس ڈیوڈ لارنس یہ اعلان کرتا ہے:۔

"ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ جنگ کو روکا جا سکتا ہے۔ اسے روکنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ ہم اپنی مسلح فوجوں کی از سر نو لام بندی کردیں!" (ڈیلی میل ۴ ستمبر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر "الفضل" کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

تبدیلی تعریف نبوت پر تحریری مناظرہ

مولوی عمر الدین صاحب شملوی کے تعلی آمیز نوٹس کا جواب

وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

تبدیلی تعریف نبوت کے متعلق مولوی عمر الدین صاحب سے جو مناظرہ تحریری طور پر ہو رہا ہے اس سلسلہ میں مولوی عمر الدین صاحب کی طرف سے ایک طویل نوٹس پیغام صلح ۷ اگست ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے اس میں لکھا ہے کہ:-

"میں اس نوٹس کی ایک شائع شدہ کاپی بذریعہ رجسٹری مولوی اللہ دتا صاحب کو بھیج دوں گا"

مولوی صاحب کی طرف سے یہ رجسٹری آج تک مجھے موصول نہیں ہوئی۔ اور مجھے اپنے طور پر صرف تین دن قبل اس نوٹس کو پڑھنے کا موقع ملا ہے۔

یہ نوٹس ۷ اگست کے پیغام صلح میں طبع ہوا ہے۔ اور میں شملہ سے ماہ جولائی میں مولوی عمر الدین صاحب کو لکھ چکا ہوں کہ ان کے دوسرے پرچہ کا جواب ماہ ستمبر کے آخر تک انہیں پہنچ جائیگا۔ انشاء اللہ۔ مولوی صاحب نے اپنے نوٹس میں بے موقعہ اور بلا وجہ تعلی، طعن و تشنیع اور دلآزار رویہ اختیار کیا ہے۔ اور اتنی غلط اور خلاف واقعہ باتوں کو جمع کر دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے متعلق لکھنے سے یہ نوٹ بہت لمبا ہو جائے گا۔ اور حالت یہ ہے کہ مولوی عمر الدین صاحب سے یہ امید بھی نہیں کہ وہ ہماری تردید کے بعد حق بات قبول کر لیں گے۔ لیکن ایک بات بہرحال نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ مولوی صاحب نے میری طرف سے ان کے اس پرچہ کے جواب میں جو انہوں نے آٹھ مہینوں میں مرتب کیا اور جس کے متعلق لکھا ہے:

"یہ پرچہ بہت لمبا ہو گیا ہے") تاخیر کے باعث طنز کی ہے کہ گویا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا الہام وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کدھر گیا۔ جواباً عرض ہے کہ خدا کا یہ الہام تبلیغ ۳۲ سال سے پورا ہوتا آیا ہے۔ اب بھی اسی طرح پوری شان سے پورا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ چونکہ آپ نے اپنے موقعہ پر یہ کہہ کر اصل مقصود تو احقاق حق ہے۔ وقت کی پابندی کو اڑا دیا تھا۔ اس لئے مجھ سے بھی التواء ہو گیا۔ جس کی کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ غیر مبایعین نے اس مناظرہ کے متعلق اپنے اخبار میں اعلانات کر دئیے تھے کہ ہماری جماعت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ مولوی عمر الدین صاحب کا ذاتی معاملہ ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا تھا کہ "ہماری جماعت میں سے جو دوست اس مناظرہ میں نکل رہا ہے وہ مرکز کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر نہیں بلکہ بکلی آزاد ہیں...... مولوی عمر الدین صاحب نے اس بارے میں مرکز سے کوئی خط و کتابت نہیں کی"۔ (پیغام ۴ اگست ۱۹۴۳ء)

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اعلان کر دیا تھا کہ:-

"مولانا عمر الدین صاحب نے لاہور سے اجازت حاصل نہیں کی۔ اس مناظرہ کو اتنی اہمیت دینا درحقیقت فیصلہ کن مناظرہ سے گریز کرنا ہے۔ اور دنیا کو فریب دینا ہے کہ قادیانی جماعت اور جماعت احمدیہ لاہور کے درمیان مناظرہ ہو رہا ہے" (پیغام ۱۱ اگست ۱۹۴۳ء)

لیکن اب میری طرف سے پرچہ میں ایک حد تک التواء ہونے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ "پیغام صلح" نے اس مناظرہ کو غیر معمولی اہمیت دیدی ہے اور بڑے طولانی نوٹس شائع کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس مناظرہ کی یہ اہمیت اہل پیغام میں قائم رہے۔ تا اس کے طبع ہونے پر بہتوں کی ہدایت کا موجب بن سکے۔ یہ نہ ہو کہ اب میرے تیسرے پرچہ کے بعد پھر "پیغام صلح" اپنے رویہ کو "فریب" قرار دیدے۔ اور اپنے ساتھیوں کو اسے اہمیت دینے سے منع کر دے۔ امید ہے کہ مولوی عمر الدین صاحب اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں گے۔

میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے پرچہ میں تبدیلی تعریف نبوت پر دس دلائل درج کئے تھے۔ پھر دوسرے پرچہ میں مزید دس دلائل ذکر کئے۔ اب اس تیسرے پرچہ میں مولوی عمر الدین صاحب کی اس تنقید کا جواب بھی ہے۔ جو مولوی صاحب نے ہمارے ان دلائل پر کی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے مزید بیس دلائل بھی لکھے ہیں۔ گویا ابھی تک اس موضوع پر چالیس دلائل دئیے گئے ہیں۔ اور ابھی فریقین کے دو دو پرچے باقی ہیں۔ میرا تیسرا پرچہ انہی دنوں مولوی صاحب کو پہنچ رہا ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضٰی۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور توجہ کریں

"سری گوبند پور تحصیل بٹالہ کے مسلمانوں نے مقامی تھانیدار کے خلاف سنگین الزامات عاید کئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ تھانیدار مذکور اس علاقہ کے مسلمانوں کو ان کی لیگ دوستی کی سزا جھوٹے مقدمات کی صورت میں دے رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو اس طرف توجہ کرتے ہوئے تحقیقات کا حکم دینا چاہئیے۔ یہ تھانیدار صاحب کچھ حد سے زیادہ متعصب معلوم ہوتے ہیں۔ ورنہ جماعتی سیاسیات میں دخل دینا ان کے اختیارات وفرائض کے دائرہ سے باہر ہے۔

صوبہ مسلم لیگ نے وکلاء پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر رکھی ہے۔ اس کمیٹی کو چاہئیے کہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے۔ پنجاب کے اکثر دیہاتی علاقوں میں مسلمانوں کو اسی طرح ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اگر ہماری ضلعی اور صوبائی ڈیفنس کمیٹیاں ٹھیک طرح کام کریں۔ تو مسلمان عوام کو ان متعصب افسروں کے استبداد سے بچایا جا سکتا ہے"۔ (ماخوذ از نوائے وقت ۱۴ ستمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۳ کالم ۳)

اچھوتوں کے متعلق مفید کتابیں

معزز معاصر انقلاب لکھتا ہے کہ "محترم ملک فضل حسین صاحب کی محققانہ تصانیف سے اکثر احباب روشناس ہیں۔ ہندو لیڈروں کی زبان و قلم سے اس بدنصیب ملک کی غیر ہندو اقوام کے متعلق ان کے خوفناک ارادوں اور تنگدلانہ منصوبوں کو بے نقاب کر کے اقلیتوں کے اندر خود حفاظتی اور اپنے حقوق کے لئے پرزور جدوجہد کرنے کا احساس پیدا کرنے میں ان کی تصانیف نے قابل قدر حصہ لیا ہے۔ ملک صاحب موصوف کی تحقیق کا ایک نہایت روشن پہلو یہ ہے کہ انہوں نے صرف مسلمانوں کو ہندوؤں کی خوفناک چالوں سے خبردار کرنے تک ہی اسے محدود نہیں رکھا۔ بلکہ اسلام نے کمزوروں کی حمایت اور پسماندہ طبقات کی حق رسی کی جو تعلیم دی ہے اس کے ماتحت ہر اس قوم کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کی آزادی کی روح کو ہندو سرمایہ داری نے سلب کرنے کے لئے تاک رکھا ہے۔ حال میں اچھوتوں کے بارہ

سے اس لعنت کو دور کرنے کی جدوجہد میں پورا حصہ لے کر خدا تعالےٰ کے حضور اپنے لئے ... ان سرخروئی پیدا کرے۔ اور ملک صاحب موصوف کی کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔ اندر

[illegible]

فوجی احباب اور اُن کے لواحقین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست گذشتہ جنگ میں فوت ہو گئے ہوں۔ یا میڈیکل بورڈ کے ذریعہ ڈسچارج ہو کر آ گئے ہوں۔ اُن کے ورثاء کو چاہیئے کہ اپنی درخواستیں مالی امداد کے لئے اپنے اپنے سولجر بورڈ کو بذریعہ ویلفیئر کر دیں تاکہ ان کو مالی امداد مل جائے قادیان کے احباب کی درخواستیں ویلفیئر ورکر صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسین صاحب کی معرفت جانی چاہئیں۔ اُمید ہے فوجی احباب اور اُن کے لواحقین اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ قادیان کی درخواستیں بروز منگل ۱۷ ستمبر ۱۰ بجے دن تک ڈاکٹر صاحب کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر امور عامہ)

رسالہ المصباح۔ ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی کی خریداروں کو اطلاع

اطلاع عام کیلئے لکھا جاتا ہے کہ رسالہ المصباح۔ ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی کی سالانہ منظوری ابھی تک محکمہ ڈاک کی طرف سے نہیں آئی۔ کاغذات مکمل کر کے بھیجے جا چکے ہیں منظوری کا انتظار ہے بعد منظوری رسالہ احباب کی خدمت میں فوراً روانہ کیا جائیگا۔ توقف اور ...

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۲۷ منکہ مائی بی بی زوجہ عبدالقادر عمر ۴۳ سال قوم شیخ پیشہ خانہ داری ساکن حنیفہ کنڈ خورد علاقہ سمستان امر حنیفہ ضلع علاقہ نظام حیدر آباد دکن ہوں۔ میں ۱۹۴۵ء میں احمدی ہوئی ہوں۔ رسالہ الوصیت کے بموجب حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے قبضہ میں حسب ذیل زیورات طلائی و نقرئی ہے۔
چوسر طلائی ۲ ۱/۲ تولہ ڈھائی صد روپیہ سکہ عثمانیہ
و جوئی طلائی ۱ تولہ ایک صد روپیہ
چوکڑی طلائی ۱/۲ تولہ پچاس روپیہ
میرا مہر مبلغ ایک صد پچیس روپیہ سکہ عثمانیہ اور ایک اشرفی طلائی قیمتی تیس روپیہ ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ان زیورات کے سوا کوئی اور جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میری وصیت یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد ان زیورات کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کر دیا جائے جس کی کہ وہ مالک ہے۔ اور یہ بھی میری وصیت ہے کہ اگر میرے مرنے کے بعد ما سوا ان زیورات کے کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو تو اس تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ پر یہ میری وصیت حاوی ہوگی پس یہ تحریر بموجب وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب تحریر کر دی ہوں میرے ورثا بھی اس وصیت کے پابند ہیں گے۔ العبد:۔ نشان انگشت مائی بی بی موصیہ گواہ شد عبدالقادر خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اعظم احمدی

۹۶۲۸ منکہ نور بیگم بنت مہر دین صاحب مرحوم قوم سلیچ عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جموں بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس اس وقت کم و بیش ۸ تولے طلائی زیورات ہیں۔ اور دو صد روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ سکول میں ملازمت کے سلسلے میں میری ماہوار آمد ۱۸ ماہانہ پراویڈنٹ فنڈ اس وقت اڑسٹھ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ پراویڈنٹ فنڈ واپس ملنے پر بعد اور نیز اس کے علاوہ اور جائداد بعد میں پیدا کروں۔ اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ ز وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ:۔ نور بیگم معرفت فیض احمد اینڈ سنز جموں۔ گواہ شد عبدالرحمن نائک کارخانہ فیض احمد اینڈ سنز جموں گواہ شد ماسٹر محمد ابراہیم بی اے برادر موصیہ قادیان

۹۶۲۶ منکہ نصرت افزا بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب کیپٹن قوم گھمن جاٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیلولپور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور ۹ تولے ہار سات تولے دو سرا یا پانچ تولے کانٹے ۳ تولے انگوٹھیاں ۲ تولے سونی ایک تولہ۔ کل وزن ۳۰ تولے سونا۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور ایک سو روپیہ ماہوار لہ خاوند سے ملتا ہے۔ اور تین صد روپیہ میرے پاس نقد ہے۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ نصرت افزا موصیہ گواہ شد:۔ چوہدری کیپٹن محمود احمد ہیلولپور گواہ شد:۔ علی محمد موصی اصحابی

۹۶۲۵ منکہ حاجی محمود احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں سام روز ٹ اینڈ کمپنی قادیان مجھے یکصد روپیہ ماہوار برائے اخراجات خانگی دیتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بابت کمپنی کا حساب سالانہ ہوتا ہے۔ حساب کرنے پر جس قدر منافع میرے حصہ میں آئے گا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ حاجی محمود احمد دارالشکر قادیان
گواہ شد:۔ شریف احمد دارالشکر قادیان
گواہ شد:۔ مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ

۹۶۶۱ منکہ محمد شریف ولد فضل محمد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۸۱ /R ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے ماہوار وظیفہ ملتا ہے جو کہ ۱۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو کہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ محمد شریف ایف ایس سی سٹوڈنٹ فضل عمر ہوسٹل قادیان:۔
گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی
گواہ شد نذیر احمد دیہاتی مبلغ موصی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۴ ستمبر آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے مسلم لیگ کا ایک وفد فوراً لنڈن روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو پارلیمنٹ کے ارکان کو مسلم لیگ کی پالیسی سے آگاہ کرے گا۔ اور انہیں بتائیگا کہ برطانوی مشن اور وائسرائے نے مسلم لیگ سے کیا کیا بدعہدیاں کیں۔ اس وفد میں مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں اور اخبار ڈان کے ایڈیٹر مسٹر الطاف حسین شامل ہوں گے

کراچی ۱۴ ستمبر سندھ مسلم لیگ کے صدر یوسف عبداللہ ہارون نے ایک بیان میں کہا۔ گورنر نے سندھ اسمبلی کو توڑ کر نہایت دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ نئے انتخابات میں مسلم لیگ تمام مسلم نشستوں پر قبضہ کر لے گی۔

نئی دہلی ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کے شروع میں ایشیائی ممالک کی ایک کانفرنس دہلی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس میں شرکت کے لئے پنڈت نہرو نے ۳۲ ممالک کو باقاعدہ دعوت نامے ارسال کر دیئے ہیں اس میں روس اور جاپان بھی شامل ہے۔

حیدرآباد دکن ۱۴ ستمبر نظام گورنمنٹ نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی سوانح حیات پر مشتمل ایک کتاب رشی چرتر پرکاش ضبط کر لی ہے کیونکہ اس سے فرقہ وارانہ منافرت پھیلنے کا خدشہ تھا۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ اکتوبر کے شروع میں پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ مسٹر چرچل کی کنزرویٹو پارٹی ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے دو دن مخصوص کرنے کا مطالبہ کرے گی۔ اس سلسلے میں وہ ہندوستان کی اقلیتوں کے مفاد کی حفاظت کرنے پر زور دے گی۔ اور لیبر پارٹی کی موجودہ کانگرس نواز پالیسی کی مذمت کرے گی

نئی دہلی ۱۴ ستمبر امید ہے کہ منگل کو مسٹر محمد علی جناح وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح اب وائسرائے کے مبہم وعدوں پر بالکل توجہ نہ دیں گے بلکہ وہ اپنے شکوک کے متعلق ان سے دوٹوک فیصلہ چاہیں گے۔ لیگی حلقے اس ملاقات کے متعلق زیادہ پر امید نہیں ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے لئے آج دہلی پہنچ گئے ہیں

کراچی ۱۵ ستمبر سندھ ہندو مہاسبھا کے صدر نے آل انڈیا ہندو سبھا سے دریافت کیا ہے کہ صوبائی انتخابات میں مہاسبھا کو کانگرس کے مقابلہ میں امیدوار کھڑا کرنا چاہیئے یا نہیں۔

شملہ ۱۵ ستمبر۔ ملک سر خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب آج شملہ پہنچ گئے ہیں۔

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ چند نامعلوم اشخاص نے موٹر میں سوار ہو کر لوگوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کرنا شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے پانچ اشخاص ہلاک اور ۱۰ مجروح ہو گئے حملہ آور بھاگ گئے ہیں۔ اس واقعہ کی وجہ سے فرقہ وارانہ تناؤ کشیدہ ہو گئی دوکانیں بند ہو گئیں۔ اور ٹریفک رک گیا۔

نئی دہلی ۱۵ ستمبر اڑھائی دس ہزار ٹن خوراک اور سگریٹ جو ہندوستان چھوڑ گئی تھی۔ اس سامان کو اب فروخت کر دیا جائے گا

ناگپور ۱۴ ستمبر۔ آج سی۔ پی اسمبلی کے سامنے مظاہرہ کرنے والے ۲۶۲ اچھوت گرفتار کر لئے گئے گرفتار شدگان میں ۴ الیکٹر اور نو بچے بھی شامل تھے۔ شام کے وقت سب کو رہا کر دیا گیا

کلکتہ ۱۴ ستمبر کانگرس کی طرف سے بنگال کی مسلم لیگ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک پیش کی جا رہی ہے یوروپین ممبروں نے اس کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ غالباً غیر جانبدار رہیں گے جس کی وجہ سے یہ تحریک دو ووٹوں کے کافی فرق سے گر جائے گی۔

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ کل ٹیکسی میں بیٹھے ہوئے گولیاں چلانے کی جو واردات ہوئی تھی۔ آج اس سلسلے میں پولیس نے چار پٹھان گرفتار کئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیکسی سے فائرنگ کرنے والے شخص جس کمرہ سے نکلے تھے یہ پٹھان بھی کمرہ میں سے گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان کے پاس کچھ کارتوس بھی پائے گئے۔

لائلپور ۱۴ ستمبر۔ گندم وغیرہ۔

۹/۱۰ گندم | ۹۱ ۵ فارم ۱۴ | ۹ نخود ۵/۰ | ۷ گڑ ۱/۰ | ۲۱/۰ | ۲۵/۱ شکر ۱/۱ | ۲۳ تا ۱/۰ | ۲۶ آٹا | ل ۵/۰ | گھی دیسی ۸/۰ | ۲۰۰

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ آٹھ مقامی اخبارات یعنی ڈان بسٹیٹس مین۔ ہندوستان ٹائمز وین گارڈ۔ انصاری۔ منشور۔ پیام اور جنگ سے حکومت دہلی نے دریافت کیا ہے کہ وہ وجہ بتائیں۔ کہ یکم ستمبر کو ڈائرکٹ ایکشن کے بارے میں مسلم لیگی لیڈر راجہ غضنفر علی خاں کے نظریات شائع کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف کیوں نہ کارروائی کی جائے۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ احرار سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد آج ایک جلسہ میں مولوی مظہر علی اظہر نے تقریر کی جس میں پہلے احرار اور نیشنلسٹ مسلمانوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور پھر مسلم لیگ اور مسٹر محمد علی جناح پر بھی نکتہ چینی کرنے لگے جس پر جلسہ میں شور مچ گیا۔ اور اکثر لوگ پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے جلسہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

نئی دہلی ۱۵ ستمبر امید ہے۔ کہ مسٹر محمد علی جناح کل ساڑھے پانچ بجے شام کو وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے۔ آج کمیٹی آف ایکشن کے ممبروں کے علاوہ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے کمیٹی آف ایکشن کے ممبروں کے علاوہ مسٹر لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ سے بھی دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ آج چار بجے شام تک چھرا گھونپنے کی آٹھ وارداتیں ہو چکی ہیں عوام میں بدستور خوف و ہراس طاری ہے

بھوپال ۱۵ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ آئندہ موسم سرما میں ریاست بھوپال کی اسمبلی کا انتخاب ہوگا۔ جس میں ہر ایک بالغ کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا

بمبئی ۱۵ ستمبر۔ مسز سروجنی نائیڈو نے جنوبی افریقہ کی ہندوستانی خواتین کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں سول نافرمانی کے سلسلے میں ان کی ہمت کو سراہا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ